الرکب المدنی ، مکہ مکرمہ کے لئے اہل مدینہ کا کارواں

اونٹوں اور گھوڑوں پر سوار ہو کر حج یا عمرہ کیلئے یہ سفر 13 دن پر مشتمل ہوتا، اس میں خواتین، مرد اور بچے سب شامل ہوا کرتے تھے

حالیہ صدیوں کے دوران مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کے درمیان زائرین کے کارواں یکم ربیع الاول اور 7 یا 8 رجب کو ہر سال روانہ ہوتے تھے۔ مدینہ جا کر مسجد نبوی شریف کی زیارت کرتے ۔ نبی کریم ﷺ اور صاحبینؓ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کرتے اور مدینہ منورہ کے تاریخی مقامات کا دیدار کیا کرتے تھے۔ مکہ کے علاوہ جدہ، طائف وغیرہ مختلف شہروں سے ہر سال رجب کے مہینے میں 12 کارواں مدینہ منورہ پہنچا کرتے تھے۔

دوسری جانب مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ کیلئے کارواں چلا کرتے تھے۔ انہیں الرکب المدنی کے نام سے جانا پہچانا جاتا تھا۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ اونٹوں، گھوڑوں پر سوار ہو کر حج یا عمرہ کیلئے سفر کیا جاتا تھا۔ یہ سفر 13 دن میں طے ہوتا تھا۔ اس میں خواتین، مرد اور بچے سب شامل ہوا کرتے تھے۔

مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ عمرہ اور حج کیلئے جانے والے قافلے ہودی (ھودج) کے حوالے سے ایک امتیازی شان رکھتے تھے۔ اس میں خواتین کو سوار کیا جاتا تھا۔

الرکب معروف تعبیر ہے۔ یہ قرآن کریم کی سورۃ الانفال کی آیت 42 میں آئی ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے غزوہ بدر کا تذکرہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا:

"اذ انتم بالعدوۃ الدنیا وھم بالعدوۃ القصوی والرکب اسفل منکم"

''جبکہ تم قریب والے کنارے پر تھے اور وہ دور والے کنارے پر تھے اور کارواں تم سے نیچے تھا۔''

مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ حج وعمرہ کے کاروانوں کی روایت گزشتہ صدی ہجری کے دوران نکتۂ عروج کو پہنچ گئی تھی۔ اباؤ اجداد کی زندگی میں یہ روایت بڑی چمک دمک پیدا کئے ہوئے تھی۔ یہ روایت خاص سماجی حالات کی وجہ سے پیدا ہوئی تھی اور تاریخ کے خاص دور کی ضرورت اس کا محرک بنی تھی۔

جہاں تک مدینہ منورہ کے کارواں کی تفصیلات کا تعلق ہے تو اہل مدینہ ایک خاص جگہ جمع ہوتے تھے۔ غالب گمان یہ ہے کہ جمع ہونے کی جگہ المناخہ کا علاقہ ہوتا تھا، وہاں سے وہ العمبر یہ کا رخ کرتے جہاں مدینہ منورہ کے حاکم کا صدر دفتر ہوا کرتا تھا۔ اہلِ کارواں وہاں پہنچ کر کھڑے ہو جاتے اور حدی خواں اونچی آواز میں نغمگی بکھیرتے ہوئے مخصوص اشعار پڑھتا تھا۔ ایک شعر کا مفہوم یہ ہے:

طیبہ شہر کی ہوائیں معطر ہو گئی ہیں

اور مشک کے پانی سے ہم سب لوگ مشکبار ہیں

ہر کارواں کا ایک امیر ہوتا تھا جسے امیر کارواں (شیخ الرکب) کہا جاتا تھا۔ قافلے میں شامل تمام افراد پر اس کا حکم چلتا تھا۔ وہ

پُر وقار شخصیت کا مالک ہوتا تھا۔ اگر کارواں میں شامل کسی شخص سے کسی جرم کا ارتکاب ہو جاتا تو امیر کارواں اس کیخلاف سزاؤں کا فیصلہ جاری کر دیا کرتا تھا۔ کبھی کبھی جرم کی سزا کوڑوں تک پہنچ جاتی۔ امیر کارواں ہی راستے میں جاں بحق ہو جانے والوں کی تدفین کا حکم دیا کرتا تھا۔ وہ وفات نامہ قلمبند کرتا۔ یہ کام نماز جنازہ پڑھے جانے کے بعد کیا جاتا تھا۔ امیر کارواں سب کے آگے آگے چلتا تھا۔ اس کی چال میں ایک خاص قسم کی عظمت ہوا کرتی تھی۔ وہی امامت بھی کیا کرتا تھا۔ راستہ طے کرنے کیلئے آسان ترین راہ کا انتخاب کیا کرتا تھا۔

بتایا جاتا ہے کہ مدنی کارواں کے حدی خواں شیخ عبدالستار بخاری ہوا کرتے تھے یا مسجد نبوی شریف کا کوئی مؤذن یہ کام کیا کرتا۔ حدی خواں قافلے کی اکتاہٹ کو ختم کرنے اور کارواں میں دینی جوش وخروش بیدار کرنے اور عبادت کا سفر تازگی اور شگفتگی کے ساتھ طے کرنے کا ماحول پیدا کر دیتا تھا۔ یہ خوش آواز ہوتا۔ ایسے اشعار کا انتخاب کرتا جنہیں سن کر کارواں میں شامل لوگوں کے دینی جذبات بھڑکنے لگتے تھے۔

مدنی کارواں کا حدی خواں (نغمہ خواں) جب اشعار پڑھتا تو حاکم مدینہ گھر سے باہر نکل آتے اور کارواں کو سفر کی اجازت دیتے۔ اجازت ملنے پر سب لوگ رواں ہو جاتے۔ رشتہ دار اور احباب مقامِ عروہ تک کارواں کے لوگوں کو الوداع کہنے آتے اور کارواں ذی الحلیفہ کی طرف رواں دواں ہو جاتا۔

مدنی کارواں کے مسافر ذی الحلیفہ پہنچ کر احرام کی چادریں زیب تن کرتے اور عمرہ یا حج کی نیت کر کے آگے بڑھتے۔ جیسے ہی کارواں مکہ مکرمہ پہنچتا تو وہاں کدیٔ کے مقام پر اہل مکہ ان کے استقبال کیلئے نکلتے، مدنی کارواں کے لوگوں کو خوش آمدید کہتے۔ مکہ مکرمہ کا کوئی نغمہ خواں ان کے آگے آگے چلتا۔ اس کی زبان پر کوئی نہ کوئی دینی نغمہ ہوتا۔ وہ کہتا:

اے اہل طیبہ! اللہ تعالیٰ آپ کی آمد کو مبارک کرے

اہل مکہ کیلئے خیر وبرکت لائے، آپ احباب ہیں اخوان ہیں

اس کے جواب میں مدنی کارواں کا حدی خواں پذیرائی والے اشعار پڑھتا۔ مثال کے طور پر وہ یہ کہتا:

اے اہل مکہ! یہ کیسی خوشبو اور شبنم ہے

یہاں بیت اللہ ہے اور اس کے چاروں گوشے محترم ہیں

استقبالیہ رسمیں مکمل ہوتیں تو مدینہ منورہ کا کارواں شہر میں اس جگہ کا رخ کرتا جسے "المداینہ" احاطہ کہا جاتا تھا۔ کارواں رکتا تو حدی خواں بڑے کیف کے عالم میں نغمہ پڑھتا، وہ کہتا:

ہم نے اپنے جانور قعیقع کے دامن میں اتار دیئے ہیں

ہمیں بیت اللہ روشن روشن نظر آنے لگا ہے

یہاں سے مدنی کارواں میں شامل افراد طواف اور سعی کیلئے مسجد الحرام کا رخ کرتے اور اہل مکہ مقدس شہر میں قیام کے دوران اہل مدینہ کی ضیافت کیا کرتے تھے۔ جتنے دن بھی اہل مدینہ مکہ مکرمہ میں قیام کرتے اہل مکہ ہی ان کی خاطر مدارت کرتے رہتے تھے۔ یہ

ایسی یادیں ہیں جنہیں دونوں شہروں کے بزرگ آج بھی بڑے پیار سے دہراتے رہتے ہیں۔